خواب نمبر 1 اور 5

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کے اس کے سامنے حضرت مولانا کلید مثنوی ہاتھ "
میں لئے پڑھ رہے ہیں .... حضرت مولنا نے کلید مثنوی اس کے ہاتھ میں دی اور فرمایا
پڑھ لو .یکایک معلوم ہوا کہ حضرت مولانا نہیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس
خادم نے حضرت مولانا سے عرض کیا تو نہایت خوش ہوے اور فرمایا وہ حضور صلی اللہ
" علیہ وسلم ہی تھے
ملفوظات حکیم الامت) جلد 29)
اس کے بعد دیکھا کے حضور الصلاۃ واسلام بحلیہ حضرت گنگوہی تشریف لے"
آے......... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اصل حلیہ تو وہی ہے جو آپ
نے کتابوں میں پڑھا مگر آپ کو چونکہ مولانا رشید احمد سے عقیدت و محبت ہے اس لیے
" ہم ان کی صورت میں آئے
(علماء دیوبند کے واقعات اور کرامات صفحہ 57)

شرعی حکم و تبصرا
نمبر 1
اس کا حاصل اس کے سوا کیا ہے کہ گنگوہی اور تھانوی اپنے مراتب میں
اتنے بلند جا چکے تھے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شکل میں
(ظاہر ہوے تھے (معاذاللہ
حالنکہ کے اسلام کے اس عقیدہ میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جمیع کمالات میں ایک بے مثل ذات تھے

نوٹ : یہ تبصرہ یا شرعی حکم ہمارہ لگا ہوا نہیں ہے یہ تبصرہ خالد محمود
دیوبندی کا ہے جو اس نے مطالعہ بریلویت میں جلد دوم میں یہ خواب لکھ کر
کیا

رات کو خواب میں میاں جمعن کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت"
نصیب ہوئی لیکن حضور نے اپنے چہرہ پر نقاب ڈالا ہوا تھا جس وقت میاں جمعن
قدم بوس ہوتا ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک سے کپڑا
" اٹھاتے ہیں ہیں تو عین شہنشاہ مولانا معین الدین کا چہرہ سامنے آجاتا ہے
(مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ 293)

نمبر 2
یہ ایک گستاخانہ عقیدہ ہے
یہ فتوی بھی ہمارہ نہیں بلکے دیوبندیوں کا اپنا ہے لگایا ہوا ہے
دیوبندی مولوی الیاس گھمن نے اپنی کتاب کے "باب سوم" میں "فرقہ بریلویہ
کے گستاخانہ عقائد" کے عنوان سے مندرجہ بالا عقائد پیش کیے ہیں
ص:۳۴۳تا۳۹۹تک کل:۹۲باتوں کو عقیدہ کہہ کر پیش کیا انہی میں عقیدہ،
نمبر:۵۶ بھی ہے
جس میں یہ ہی خواب نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ "معین
الدین کی صورت میں تھے
(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا جائزہ صفحہ 370)

سوچنے کیا بات
دیوبندیہ کے حکیم الامت، مجدد الملت، اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنے پیر 1
:امداداللہ تھانوی صاحب کے احوال میں لکھا

اور درمیان روضہ شریفہ ومنبر کریمہ کی "روضۃ من ریاض الجنۃ" اس کی شان ہے
مراقبہ فرمایا، معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ قبر مقدس سے خود سے بصورت میانجیو
صاحب قدس سرہ نکلے اور عمامہ لپٹا ہو اور تر اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے
تھے میرے سر پر غایت شفقت سے رکھ دیا اور کچھ نہ فرمایا واپس تشریف لے
گئے۔(امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص:۱۹، مطبع مکتبہ رحمانیہ لاہور

اب اس عبارت پر غور فرمایئے جس کے لکھنے والے دیوبند کے ہاں "مجدد" کے درجہ کو پہنچے ہوئے عالم ہیں، بہشتی زیور سمیت کئی ایک کتب و رسائل کے مؤلف ہیں ،عام آدمی یا صوفی محض "نہیں، اور قصہ بھی خواب کا نہیں عین بیداری کا ہے کہ "مراقبہ سوتے میں تو کر نہیں سکتے تھے جاگتے میں کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک سے نکلے تو ان کے بقول ان کے پیر نور محمد جھنجھانوی صاحب کی صورت میں نکلے۔

اب دیوبندی کے نزدیک تو تھانوی صاحب نے بہت بڑی گستاخی کر دی کیوں خواب میں حضور کی زیارت بحلیہ مولانا معین گستاخانہ عقیدہ ہے تو بحلیہ نور محمد وہ بھی مراقبہ میں جاگتے زیادہ بڑا گستاخانہ عقیدہ ہوگا

اور دیوبندی یہ بھی پوچھ سکتے ہیں خالد محمود دیوبندی کی زبان میں

اس کا حاصل اس کے سوا کیا ہے کہ نور محمد اپنے مراتب میں اتنے بلند جا چکے تھے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شکل میں ظاہر ہوے تھے (معاذاللہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امداد المشتاق

الی

اشرف الاخلاق

تصنیف و تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

PDFBOOKSFREE.PK

مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی

محلہ خانقاہ، دیوبند

COURTESY WWW.

فرمائی اور فقیر نے اس کو اپنا معمول کر لیا ہے اور بہت کچھ فوائد پاتا ہے اور درمیان روضہ شریف و منبر کریمہ کہ روضة من ریاض الجنة اس کی شان ہے، مراقبہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ قبر مقدس خود سے بصورت حضرت میانجیو صاحب قدس سرہ نکلے اور عمامہ لپٹا ہوا اور تر اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے تھے میرے سر پر غایت شفقت سے رکھ دیا اور کچھ نہ فرمایا اور واپس تشریف گئے۔ راقم مسکین کہتا ہے کہ یہ عبارت ہے اجازت مطلقہ آنجناب رسالت مآب ﷺ سے اور پیچیدہ و تر ہونا عمامہ کا اشارہ ہے طرف سلوک بعد جذب و تمکین بعد تلوین و بقا بعد فنا کے و نیز مجموعہ اشارہ اجازت واپسی وطن کا ہے۔ پس جبکہ یہ اشارہ ہو چکا تو آپ وہاں سے روانہ ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ بعافیت تمام مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا میں داخل ہوئے اور چند دن معظمہ میں رہ کر وطن کو روانہ ہوئے اور چند دن میں اللہ کی مدد سے وطن میں آ پہنچے، اور دیدۂ منتظران کو تر و تازگی بخشی۔ [شمائم امدادیہ ص ۱۱]

(فائدہ) اور اس سے اوپر کے حال میں حزب البحر کی جس اجازت کا ذکر ہے اس کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی سفر کا واقعہ ہے چنانچہ وہ عبارت خاص حضرت کی لکھی ہوئی یہ ہے اجازت ایں حزب البحر از زید زین الدین بن محمد از اولاد حضرت خواجہ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ہفدہم ربیع الثانی ۱۲۶۰ھ روز یکشنبہ بمقام تحہ رسیدہ گرفتہ شدہ است اور معلوم ہوتا ہے کہ پھر تحہ سے بندر لیس پنجم ذی الحجہ ۱۲۶۱ھ کو اترے جس کا ذکر اس حال میں ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ امر قابل غور ہے کہ ان دو مدتوں کے درمیان ڈیڑھ برس ہوتا ہے۔ تو ڈیڑھ برس کہاں قیام رہا شاید یہ پنجم ذالحجہ بھی ۱۲۶۰ھ ہی کا ہو تو اس صورت میں دوسرا سوال ہوگا کہ آگے نفحہ سوم شمائم میں معاودت ۱۲۶۲ھ میں لکھی ہے شاید وہ ۱۲۶۱ھ ہو اور ظاہراً اس تعارض میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کو ترجیح ہوگی اور تعارض کو سہو ناقل پر محمول کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

حال (٦) : اعلیٰ حضرت فاروقی نسب حنفی المذہب حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ حافظ سید السادات العظام افتخار المشائخ الاعلام مرکز الخواص والعوام منبع البرکات القدسیہ مظہر الفیوضات المرضیہ معدن المعارف الالٰھیہ مخزن الحقائق مجمع الدقائق سراج اقرانہ قدوۃ

فرقہ بریلویت
پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ

تالیف

مولانا محمد الیاس گھمن

ناشر
مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

عنوان	صفحہ
باب سوم	
فرقہ بریلویہ کے گستاخانہ عقائد	344
اللہ تعالیٰ کے متعلق فرقہ بریلویہ کے عقائد	344
عقیدہ نمبر ۱،۲	344
عقیدہ نمبر ۳،۴،۵	344
عقیدہ نمبر ۶،۷،۸	346
عقیدہ نمبر ۹،۱۰	347
عقیدہ نمبر ۱۱،۱۲	348
عقیدہ نمبر ۱۳،۱۴	349
عقیدہ نمبر ۱۵،۱۶	350
عقیدہ نمبر ۱۷،۱۸،۱۹	351
عقیدہ نمبر ۲۰،۲۱	352
عقیدہ نمبر ۲۲،۲۳،۲۴،۲۵	353
عقیدہ نمبر ۲۶،۲۷	354
عقیدہ نمبر ۲۸،۲۹،۳۰،۳۱	355
عقیدہ نمبر ۳۲	356
عقیدہ نمبر ۳۳،۳۴	357
انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق فرقہ بریلویہ کے	359
گستاخانہ عقائد	359
عقیدہ نمبر ۳۵	359
عقیدہ نمبر ۳۶،۳۷،۳۸	360
عقیدہ نمبر ۳۹،۴۰	361
عقیدہ نمبر ۴۱	362
عقیدہ نمبر ۴۲	363
عقیدہ نمبر ۴۳	364
عقیدہ نمبر ۴۴	365
عقیدہ نمبر ۴۵	366
عقیدہ نمبر ۴۶،۴۷	366
عقیدہ نمبر ۴۸،۴۹،۵۰	367
عقیدہ نمبر ۵۱،۵۲،۵۳	368
عقیدہ نمبر ۵۴،۵۵	369
عقیدہ نمبر ۵۶،۵۷	370
عقیدہ نمبر ۵۸،۵۹،۶۰	371
عقیدہ نمبر ۶۱،۶۲،۶۳	372

تسہیل:

''آپ باصفا فرید ہیں، یہاں تک کہ آپ ہی محمد مصطفیٰ ہیں میں کیا کہوں آپ کیا ہیں؟ آپ خدا ہیں خدا آپ ہی ہیں۔''

عقیدہ نمبر ۵۶، حضور حضرت معین الدین کی صورت میں:

کوٹ مٹھن ضلع راجن پور پاکستان میں ایک شخص میاں جمعہ کی بیوی فوت ہوگئی، وہ بہت اداس تھا، کہتے ہیں کہ اس کی تسلی کے لیے حضور اکرم a اسے خواب میں ملے۔ یہ واقعہ ان لوگوں کے اپنے الفاظ میں سنیے:

''رات کو خواب میں میاں جمعہ کو محبوب خدا a کی زیارت نصیب ہوئی ہے، لیکن حضور a نے اپنے چہرہ انور پر نقاب ڈالا ہوا ہے۔

جس وقت میاں جمعہ قدم بوس ہوتا ہے اور حضور پاک سید لولاک a چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھاتے ہیں تو عین شہنشاہ مولانا محمد معین الدین کا چہرہ سامنے آجاتا ہے۔''(۱)

عقیدہ نمبر ۵۷:

غلام جہانیاں صاحب لکھتے ہیں:

وہ مدنی محمد معین بن کے آیا
غضب کا جوان حسین بن کے آیا
میری لاکھ جانیں ہوں قربان اس پر
جو یثرب سے چاچڑ نشین بن کے آیا (۲)

---

(۱) (ہفت اقطاب ص ۱۹۱ از غلام جہانیاں)

(۲) (ہفت اقطاب ص ۱۶۸)

درخواست کرنے میں بھی کیا تامل تھا۔

چوں طمع خواہد زمن سلطان دیں　　　　خاک بر فرق قناعت بعد ازیں

رہا یہ کہ کوئی قرینہ تھا کہ اس سے امر کا فوری ہونا ثابت ہوتا سو ملوحض الی رائی المامور ہے نظیر اس کی یہ ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ خواب میں دکھلائی گئی مگر حضورؐ نے بیدار ہوتے ہی تیاری نہیں کر دی بلکہ تعبیر کا انتظار کیا چنانچہ خود اس کے سامان پیدا ہوئے ہاں ممثل اور ممثل لہ میں اتنا فرق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب اخبار تھا اور یہ امر لیکن امر فوری ہونے کی کوئی دلیل نہیں اس میں یہ مصلحت ہو سکتی ہے کہ تفویض الی اللہ بھی حاصل ہو اور جو ہونے والا ہو وہ ہوتا ہے۔ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا ترجمہ: جو رحمت حق تعالیٰ لوگوں کے لئے جاری فرما دیں اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی کی شکل میں نظر آنا ممکن ہے:

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں کسی دوسری صورت میں بوجہ کسی تعلق خاص کے نظر آنا ممکن اور واقع ہے۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سامنے حضرت مولانا کلید مثنوی ہاتھ میں لئے پڑھ رہے ہیں اور قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھ کر بتاتے ہیں کہ تم پڑھو اس نے غایت ادب سے سکوت کیا تو حضرت مولانا نے کلید مثنوی اس کے ہاتھ میں دی اور فرمایا لو پڑھو۔ یکایک معلوم ہوا کہ حضرت مولانا نہیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس خادم نے یہ خواب حضرت مولانا سے عرض کیا تو نہایت خوش ہوئے اور فرمایا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے اور یہ خادم اور ہاتھوں کے ان شاء اللہ کلید مثنوی کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

مقبولیت کے آثار پر غرہ نہ ہونا چاہئے:

کسی عمل میں مقبولیت کے آثار پیدا ہو جانے سے غرہ نہ ہونا چاہئے کہ اسکے متعلق حدود شرعیہ محفوظ نہ رہیں جیسا کہ حضرت والا نے کیا کہ غیب سے امامت عطا ہونے پر بھی چند شرطیں لگا دیں کسی نعمت کا اعطا فضل حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور فعل عبد یہی ہے کہ عبودیت کو نہ

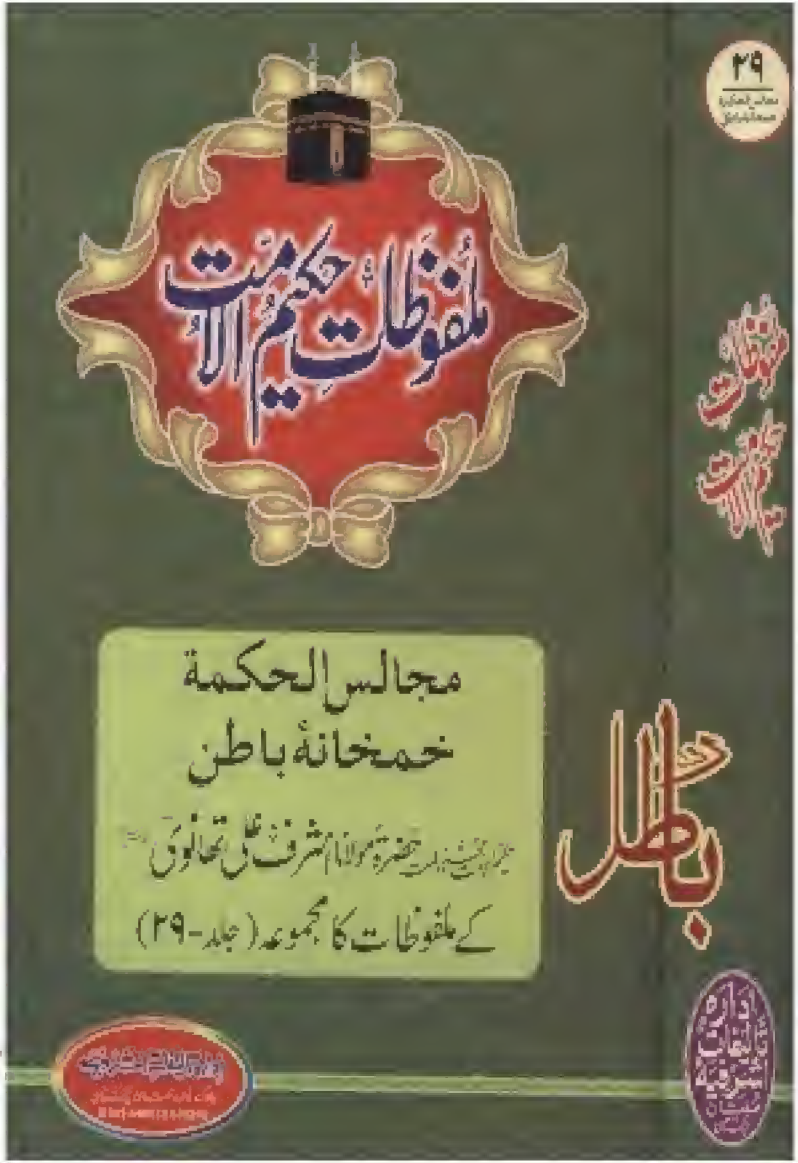

ایک تاریخی، فکری اور تحقیقی جائزہ

مطالعہ بریلویت

جلد دوم

مصنف

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ایم اے، پی ایچ ڈی

ڈائرکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

تقریظ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب

مہتمم دار العلوم وقف دیوبند

حافظی بکڈپو دیوبند یو۔پی

Hafzi Book Depot, Deoband (U.P.)

حضور حضرت معین الدینؒ کی صورت میں

کوٹ مٹھن ضلع راجن پور پاکستان میں ایک شخص میاں جبہ کی بیوی فوت ہو گئی، وہ بہت اداس تھا، کہتے ہیں کہ اس کی تسلی کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے خواب میں ملے۔ یہ واقعہ ان لوگوں کے اپنے الفاظ میں سُنیے:

> رات کو خواب میں میاں جبہ کو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے لیکن حضورؐ نے اپنے چہرۂ انور پہ نقاب ڈالا ہوا ہے۔ جس وقت میاں جبہ قدم بوس ہوتا ہے اور حضور پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرۂ مبارک سے کپڑا اُٹھاتے ہیں تو عین شہنشاہ مولا محمد معین الدین کا چہرہ سامنے آجاتا ہے۔[1]

اس کا حاصل اس کے سوا کیا ہے کہ جناب محمد معین الدین اپنے مراتب میں اتنے بلند جا چکے تھے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی شکل میں ظاہر ہوتے تھے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ اسلام کے اس عقیدے میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جمیع کمالات میں ایک بے مثل ذات تھے۔ یہ لوگ غلط عقائد میں انتہا کو جا چکے ہیں۔ ان کے غلام جہانیاں لکھتے ہیں:

> وہ مدنی محمدؐ معین بن کے آیا ❊ غضب کا جوان حسین بن کے آیا
> میری لاکھ جانیں ہوں قربان اس پر ❊ جو شیر سے چاچڑ نشین بن کے آیا[2]

ولی اللہ کتنے ہی اونچے مرتبہ پر کیوں نہ ہو عین محمدؐ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اولیاء اللہ کے جملہ کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و کمال کی ایک کرن کی برابری نہیں کر سکتے چہ جائیکہ کسی بزرگ کو آپ کی جمیع صفات میں آپ کا ظلی وجود کہہ دیا جائے۔

---

[1] ہفت اقطاب صد ۱۹۱ از غلام جہانیاں   [2] ہفت اقطاب صد ۱۹۸

115 B/s 11:51 am 35%

اگر ہم حضور علیہ السلام سے کہلوادیں تو

جب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ شائع ہوئی تو مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں حاجی صاحب کی زیارت ہوئی۔ حاجی صاحب فرمارہے ہیں کہ بھئی جب فقہاء کی کتابوں سے ان مسائل کی، جو فیصلہ ہفت مسئلہ میں ذکر کیے گئے ہیں، گنجائش معلوم ہوتی ہے تو تم لوگ اتنا تشدد کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے کہا، حضرت! گنجائش نہیں ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے پھر فرمایا کہ بھئی گنجائش ہے۔ انہوں نے بھی عرض کیا کہ حضرت نہیں ہے۔ تیسری مرتبہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم حضور اقدس ﷺ سے کہلوادیں تو؟ اس پر حافظ صاحب نے کہا کہ حضرت! ہم بھی حضور اقدس ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ہی نادرست کہتے ہیں۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درست کہہ دیں تو ہمیں انکار کی کیا گنجائش ہے؟

اس کے بعد دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحلیہ حضرت گنگوہیؒ تشریف لے آئے اور یہ ہاتھ باندھ کر ادب سے ایک کونہ میں کھڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے حاجی صاحب کو

خطاب کر فرمایا کہ حاجی صاحب! جو یہ لڑکا کہہ رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔

اس پر حاجی صاحب نے کھڑے ہو کر سات دفعہ بجا و درست اس طرح کہا کہ اولاً جھکتے پھر سروقد کھڑے ہو جاتے، پھر جھکتے پھر کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا، اچھا حاجی صاحب! ہم جائیں۔ حاجی صاحب نے عرض کیا، جیسی رائے عالی ہو۔ اس پر حضور ﷺ تشریف لے جانے لگے۔ جب حافظ صاحب کے پاس سے گزرے تو انہوں نے دبی آواز سے عرض کیا کہ حضور! کتابوں میں ہم نے جو آپ کا حلیہ شریف پڑھا ہے، وہ تو اور ہے اور یہ حلیہ جس میں آپ اس وقت تشریف لائے ہیں، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصل حلیہ تو وہی ہے جو آپ نے کتابوں میں پڑھا ہے، مگر آپ کو چونکہ مولانا رشید احمد سے عقیدت ومحبت ہے، اس لئے ہم ان کی صورت میں آئے ہیں۔

پھر حافظ صاحب نے یہ خواب لکھ کر حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں مکہ مکرمہ بھیجا۔ حضرت حاجی اس سے بہت مسرور ہوئے اور یہ وصیت فرمائی کہ اس خواب کو میری قبر میں ایک طاق بنا کر اس میں رکھ دینا۔ (ملفوظات فقیہ الامت قسط: ۳/۷۱)

تنگی کے بعد فراخی

حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہٗ خود نوشت سوانح میں تحریر فرماتے ہیں کہ قطب عالم حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کو فرماتے ہوئے میں نے خود سنا کہ ایک ہفتہ تک حضرت قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اس کے انکار سے سمجھا کہ منشا الوہیت یہی ہے، اس لئے میں بھی صبر کر کے چپکا ہو گیا۔ ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد جبکہ ضعف ونقاہت بہت زیادہ